علماء اہلحدیث کی خدمات حدیث

ملک عبدالرشید عراقی

ملک عبدالرشید عراقی کا نام و شخصیت، اہل علم سے مخفی نہیں۔ ان کے اکثر مضامین ملکی رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ تقریبا دو درجن کتب کے مصنف ہیں جن میں اکثر علماء اہلحدیث کی گوناگوں مصروفیات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ زیر نظر مضمون بھی ان کا ایک علمی مقالہ ہے جو انہوں نے شیخ الحدیث ابوانس مولانا محمد یحیٰی گوندلوی صاحب کی کتاب ''خصائل محمدی ترجمہ و تشریح شمائل ترمذی'' کی تقریب رونمائی کے موقعہ پر ''علماء اہل حدیث کی خدمات حدیث'' کے موضوع پر پڑھا۔ مقالہ کی اہمیت کے پیش نظر افادہ عام کیلئے ''ترجمان الحدیث'' میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی نشاۃ ثانیہ امام شاہ ولی اللہ دہلوی کے ہاتھوں شروع ہوئی۔ انہوں نے اپنے سفر حجاز سے 1145ھ واپسی کے بعد اپنی پوری توجہ حدیث کی نشرواشاعت میں صرف کر دی۔ اپنے آبائی مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ آپ نے متعدد کتابیں حدیث و متعلقات حدیث پر لکھیں۔ حدیث کی اول کتاب موطا امام مالک کی دو شرحیں عربی اور فارسی میں بنام ''المسوی'' اور ''المصفی'' ان کے قلم سے نکلیں اور ان کے علاوہ ''شرح تراجم ابواب'' صحیح البخاری تالیف کی۔

حضرت امام شاہ ولی اللہ کے بعد ان کے صاحبزادے عالی مقام حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے نصف صدی سے زائد حدیث کا درس دیا اور ان سے بے شمار حضرات مستفیض ہوئے۔ تصنیف میں محدثین کے حالات ''بستان المحدثین'' اور اصول حدیث میں ''عجالہ نافعہ'' جیسی عمدہ اور نفیس کتاب مرتب فرمائی۔ خاندان ولی اللہی دہلوی کے گل سر بند حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ فرزند توحید تھے تقویۃ الایمان آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ اس کتاب سے خلق خدا کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا۔ خدمت حدیث میں ان کی کتاب ''تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین'' ہے۔ خاندان ولی اللہی دہلوی کے دوسرے گل سر بند حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی تھے۔ جو حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی کے نواسے اور شیخ محمد افضل سیالکوٹی کے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی نے درس و تدریس میں نام پیدا کیا بقول علامہ سید سلیمان ندویؒ اللہ تعالیٰ نے ان کے درس میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی۔ اپنے نانا کی زندگی میں ۲۰ سال تک حدیث کا درس دیا۔ آپ کے تلامذہ میں بڑے جلیل القدر علماء شامل ہیں ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۸۴۶ء میں انتقال کیا۔ اور جنت المعلی میں حضرت خدیجہ کی قبر کے قریب دفن ہوئے۔

حضرت شاہ محمد اسحاق جب مکہ معظمہ ہجرت کر گئے تو ان کی مسند پران کے تلمیذ رشید شیخ الکل حضرت شاہ محمد حسین نذیر محدث دہلوی متمکن ہوئے۔ اور مکمل ۶۲ سال تک آپ نے قرآن و حدیث کی تدریس فرمائی اور اس عرصہ میں ہزاروں طلباء ان سے فیض یاب ہوئے اور بر صغیر کے کونے کونے میں پھیل گئے بیرون ہند سے بھی بیشمار لوگ ان سے مستفیض ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کے تلامذہ دین اسلام کی نشرو اشاعت، کتاب وسنت کی ترقی و ترویج اور شرک و بدعت کی تردید و بیخکنی میں جو گراں قدر خدمات انجام دیں اسکا تذکرہ انشاء اللہ رہتی دنیا تک رہیگا۔ حضرت میاں صاحب کے تلامذہ نے خدمت اسلام کے سلسلہ میں جو ذرائع استعمال کئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ درس و تدریس ۲۔ وعظ و تبلیغ

۳۔ تصوف و سلوک کی راہوں سے آئی ہوئی بدعات کی تردید، اور صحیح اسلامی زہد و عبادت اور روحانیت کا درس

۴۔ تصنیف و تالیف ۵۔ تحریک جہاد

۶۔ باطل افکار و نظریات کی تردید اور مسلک حق کی تائید میں تصنیف و تالیف:

خدمت حدیث بذریعہ تصنیف و تالیف

برصغیر میں علماء اہلحدیث کی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا اور علماء اہلحدیث کی تصنیفی خدمات کا اعتراف علماء اسلام نے بھی کیا ہے۔ علامہ سید رشید رضا مصری صاحب تفسیر المنار لکھتے ہیں کہ: ہندوستان (غیر منقسم) علماء حدیث نے علوم حدیث کی طرف خصوصی توجہ دی اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید یہ علم مشرق کے ممالک سے مٹ جاتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مصر، شام، عراق اور حجاز میں دسویں صدی ہجری کے آغاز میں تو ضعف کی انتہاء تک پہنچ چکا ہے۔ (مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ) مصر کے ایک دوسرے عالم شیخ عبدالعزیز الخولی لکھتے ہیں اس دور میں اسلامی ممالک میں مسلمانوں نے کما حقہ توجہ نہ دی سوائے ہندوستان کہ وہاں ایسے حفاظ اور اساتذہ موجود ہیں جو تیسری صدی ہجری کے طرز پر پابندی مذہب سے آزاد درس دیتے اور حسب ضرورت نقد روایات پر بحث کرتے۔ ان لوگوں نے حدیث کی بہت نادر و نایاب اور بیش قیمت کتابیں شائع کیں جن کی طرف اگر انہوں نے

توجہ نہ کی ہوتی تو غالبا دستبردزمانہ کی نذر ہو جاتیں ۔(مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ)اگراس دور میں علماءھند(غیر منقسم)علوم حدیث کی طرف خصوصی توجہ نہ دیتے تو یہ علم مشرق کے ممالک سے مٹ جاتا۔بلاشبہ یہ علم مصر،شام، عراق اورحجاز میں دسویں صدی سے کمزور ہو چکا ہے۔جس کی کمزوری کی انتہاء چودھیں صدی کے اوائل میں انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔

برصغیر کے علمائے اہلحدیث کی تصنیفی خدمات بسلسلہ حدیث کا اگر تفصیل سے تذکرہ کیاجائے تو ہزار صفحات سے زیادہ کی کتاب تیار ہوسکتی ہے۔لیکن میں یہاں صرف ۱۳ علمائے اہلحدیث کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خانؒ

خدمت حدیث میں ان کی عربی،فارسی اوراردو میں ۶۰ کتابیں ہیں مشہور تصانیف یہ ہیں۔

۱۔عون الباری فی حل ادلۃ البخاری(عربی)

۲۔السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن حجاج

۳۔بلوغ المرام کی تین شرحیں دوعربی اورایک فارسی

۴۔فتح العلام شرح بلوغ المرام (عربی)

۵۔الروض البسام من ترجمۃ بلوغ المرام (عربی)

۶۔مسک الختام شرح بلوغ المرام(فارسی)

مولاناشمس الحق ڈیانوی عظیم آبادیؒ

خدمت حدیث میں ان کی گیارہ کتابیں ہیں۔

تصانیف میں سنن ابوداؤد کی شرح بنام غایۃ المقصود (۳۲جلد)

اور عون المعبود ۴ جلد لکھیں۔عون المعبود مکمل شائع ہوچکی ہے۔اورغایۃ المقصود کی صرف تین جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

مولاناعبدالرحمن محدث مبارکپوریؒ

خدمت حدیث میں ان کی مشہور تصنیف جامع ترمذی کی مشہور شرح ''تحفۃ الاحوذی''(۴جلد) ہے۔اس کے ساتھ مقدمہ تحفۃ الاحوذی ان کی بے نظیر تالیف ہے۔جس میں عام فنون حدیث کتب حدیث ،آئمہ حدیث،جامع ترمذی اورامام ترمذی پرنہایت مفید مباحث مذکورہ ہیں۔

مولانا سید احمد حسن دھلویؒ

خدمت حدیث میں ان کی ایک کتاب حواشی بلوغ المرام(عربی) ہےاس کےعلاوہ انکی دوسری تالیف'' تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ''عربی ہے۔نصف اول خود لکھا ہے۔اورنصف ثانی اپنی نگرانی میں اپنے تلمیذ رشید مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی سے لکھوایا۔

نصف اول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوانصف ثانی طباعت کیلئے مطبع دہلوی کے حوالہ کیا گیا۔لیکن بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے شائع نہ ہوسکا۔

تا آنکہ ہندوستان کی تقسیم معرض وجود میں آ گئی۔کچھ عرصہ بعد مطبع مجتبائی کا سامان دہلی سے کراچی منتقل ہوا۔تو اس میں نصف ثانی کا مسودہ بھی شامل تھا جو کرم خوردہ ہوچکا تھا۔مشہور اہل حدیث عالم اور محقق شہیر حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے زرکثیر صرف کرکے یہ مسودہ حاصل کیا۔اور اس کی ازسرنو تنقیح و تخریج کرکے تیسری جلد شائع کی ۔چوتھی جلد کی آپ تخریج نہ کرسکے۔اوراپنی عمر پوری کرکے اس دنیا سے رخصت ہوگئے یہ جلد آپ کے دو تلامذہ حافظ صلاح الدین یوسف اور حافظ نعیم الحق نعیم نے مکمل کرکے شائع کی۔

مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دھلویؒ

خدمت حدیث میں ان کی (۵) کتابیں ہیں۔اورعربی زبان میں ہیں۔

۱۔ تخریج آیات الجامع الصحیح للبخاری

۲۔ شرح سنن ابن ماجہ

۳۔ تکملہ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ

۴۔ حواشی نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ

۵۔ شرح مسند امام احمد بن حنبل

مولانا عبد السلام بستویؒ

خدمت حدیث میں ان کی (۴) کتابیں ہیں۔دوعربی اوردواردو میں

۱۔شرح سنن ابن ماجہ (عربی)

۲۔صمصام الباری علی عنق جارح البخاری (عربی)

۳۔ترجمہ ، شرح مشکوۃ المصابیح بنام انوار المصابیح

۴۔ترجمہ و شرح مقدمہ صحیح مسلم

مولانا حافظ ابو الحسن محمد سیالکوٹیؒ

حضرت میاں صاحب دہلوی کے ابتدائی تلامذہ میں تھے۔خدمت حدیث میں آپ نے درج ذیل پانچ کتابیں لکھیں۔

۱۔ترجمہ صحیح بخاری بنام فیض الباری (۳۰)

۲۔فیض الاثار ترجمہ کتاب الاثار امام محمد

۳۔اکمال ترجمہ اسماء الرجال

۴۔ترجمہ مشکوۃ المصابیح

۵۔ترجمہ تیسر الاصول جلد پنجم و ششم بنام تلخیص الصحاح۔

مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ

خدمت حدیث میں انکی اردو اورعربی میں دس کتابیں ہیں انکی مشہور کتاب ترجمہ وحواشی ہے۔اس کے علاوہ صحیح بخاری کے پہلے آٹھ پاروں کا ترجمہ بھی انکی مشہور کتاب ہے۔

مولانا عطا اللہ حنیف بھوجیانیؒ

خدمت حدیث میں انکی خدمات قابل قدر ہیں۔سنن نسائی کے حواشی''بنام التعلیقات السلفیہ''انکی مشہور تصنیف ہے۔اس کے علاوہ سنن ابی داؤد کے حواشی بنام فیض الودود اور تنقیح الرواۃ کے حواشی تخریج و تنقیح ان کی عمدہ تصنیف ہے۔

مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوریؒ

ان کی مشہور تصنیف''مرعاۃ المفاتیح'' ہے جوالمصابیح کی شرح ہے۔یہ شرح کتاب المناسک تک نو جلدوں میں شائع ہوچکی ہے۔اسکے بعد شارح کا انتقال ہو گیا۔بقیہ کتاب کی شرح مولانا گھر جاکھی نے دس جلدوں

میں مکمل کر لی۔ مگر ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ (البتہ دسویں جلد شائع ہو چکی ہے۔)

مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز جماعت اہلحدیث کے نامور عالم ہیں۔ تمام علوم اسلامیہ پر انکو یکساں قدرت حاصل ہے۔ حدیث اور تحقیقات حدیث میں ان کی نظر وسیع ہے۔ آپ نے سنن ابن ماجہ کی شرح بنام "انجاز الحاجہ" بزبان عربی بارہ جلدوں میں مکمل کی ہے۔ جس میں اب تک چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

استدراک:

ان علمائے کرام کے علاوہ جماعت اہلحدیث کے بیشتر علمائے کرام نے حدیث کی خدمت میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں جب کے صرف ناموں پر اکتفاء کرتا ہوں یعنی:

مولانا عبدالحمید سوہدروی، مولانا نورالحسن تنوجی، مولانا احمد حسن عرشی، مولانا قاضی محمد مچھلی شہری، مولانا فرید الدین خان کاکوروی، مولانا محمد رفیع الدین شکرانوی، مولانا خرم علی بلہوری، مولانا عبد المجید خادم سوہدروی، مولانا عبداللہ غازی پور، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا حافظ ابراہیم آروی، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا عبدالجلیل سامرودی، مولانا محمد داؤد راشد دہلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسمعیل سلفی، مولانا عبد الاول غزنوی، مولانا فضل حق دلاوری، مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی، مولانا محمد بن ہاشم سورتی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا محمد بن نور الدین ہزاروی، مولانا محی الدین لاہوری، مولانا عزیز زبیدی، مولانا محمد بن یوسف سورتی، مولانا عبد اسلام مدنی، مولانا عبدالغفار نشتر، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد سلیمان کیلانی، مولانا محمد عبدہ الفلاح، پروفیسر غلام احمد حریری، مولانا محمد رفیق اثری، مولانا محمد صادق خلیل، حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا محمد خالد گھر جاکھی، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری، مولانا ثناءاللہ زاہدی، مولانا زبیر علی زئی، مولانا عبد الرشید حنیف، مولانا محمد یحیٰی گوندلوی اور مولانا ابوالحسن مبشر ربانی قابل ذکر ہیں۔

دفاع حدیث:

اسلام صرف ایک فلسفی نظام نہیں بلکہ ایک نظریاتی و عملی دین ہے۔ اور عمل ہی ہر انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ علامہ اقبال کا شعر ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

قرآن مجید نے واضح الفاظ میں اسکی نشاندہی کی ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

اس لئے مکمل نظام حیات اپنانے کیلئے سنت نبوی کا مشن پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر سنت نبوی ﷺ کو پیش نظر نہ رکھا جائے تو پھر عملی زندگی معطل ہو کر رہ جائے اسلئے ضروری ہے کہ کلام اللہ کے ساتھ ساتھ سنت نبوی ﷺ کی بھی پیروی کی جائے۔ اور قرآن مجید نے حکم مشروط نہیں ٹھہرایا بلکہ عام رکھا ہے۔

وما اٰتکم الرسو فخذوہ و ما نھکم عنہ فانتھوا

فتنہ انکار حدیث کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے متعدد انکار احادیث میں فرمائی۔ انکار حدیث کے سلسلہ میں برصغیر میں متعدد اشخاص نے مختلف طریقوں سے لوگوں کو بدظن کرنے کی سعی کی ہے۔ سرسید احمد خان، مولوی چراغ علی، مولوی عبد اللہ چکڑالوی، مستری محمد رمضان گوجرانوالہ، مولوی حشمت علی لاہوری، مولوی رفیع الدین ملتانی، مولوی احمد الدین امرتسری، حافظ محمد اسلم جیراج پوری اور مسٹر غلام احمد پرویز شامل ہیں۔

فتنہ انکار حدیث کا قلع قمع کرنے میں علمائے اہلحدیث کی خدمات قابل قدر ہیں دفاع حدیث کے سلسلے میں علمائے اہلحدیث نے منکرین حدیث سے تقریری اور تحریری مناظرے بھی کیے ہیں۔ اور انکی کتابوں کے جوابات بھی لکھے اور حدیث کی تائید میں کتابیں بھی تصنیف کیں۔

اس سلسلہ میں جن علمائے اہل حدیث نے کتابیں تصنیف کیں ان میں مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا نذیر احمد علوی، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، مولانا محمد علی مئوی، مولانا محمد سعید بنارسی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی، مولانا اسمعیل سلفی، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد ندوی، مولانا بدیع الدین شاہ راشدی، مولانا ہدایت اللہ ندوی، مولانا عبدالغفار حسن عمرپوری، پروفیسر سید ابوبکر غزنوی، مولانا خالد سیف، مولانا عبد الرحمٰن کیلانی اور مولانا عبدالقیوم ندوی وغیرہ شامل ہیں۔

جب ڈاکٹر غلام جیلانی برق مرحوم نے رسوائے زمانہ کتاب "دو اسلام" شائع ہوئی تو علمائے اہلحدیث نے اس کی طرف توجہ کی اور اس کتاب کا جواب لکھا۔ اس کتاب کا جواب لکھنے جن علماء نے حصہ لیا ان میں مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی، شیخ العرب والعجم حضرت العلام حافظ محدث گوندلوی، مولانا محمد داؤد دہلوی، مولانا عبد الرؤف رحمانی جھنڈانگری اور مولانا عبد العزیز رحمانی شامل ہیں۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی خرافات کے جواب میں کئی علماء اہلحدیث نے کتابیں تصنیف کیں۔ ان علماء کرام میں حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی، مولانا عبدالرحمان کیلانی، مولانا صفی الرحمان اور مولانا محمد حنیف سرفہرست ہیں۔

مقالہ نگار حضرات

برصغیر (پاک و ہند) کے بیشتر علمائے اہلحدیث نے انکار حدیث کی تردید اور تائید حدیث میں اخبارات و رسائل میں مقالات و مضامین لکھے۔

مرحومین میں مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی، مولانا محمد جوناگڑھی، مولانا عبداللہ ثانی امرتسری، مولانا عبد السلام بستوی، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا ابو یحیٰی امام خان نوشہروی، مولانا ابوالمحمود ہدائت اللہ سوہدری اور حافظ نعیم الحق نعیم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

شمائل ترمذی کا تعارف

اس مقالہ کا اصل مقصد شمائل ترمذی پر تبصرہ ہے۔ ضروری ہے کہ اس کتاب کی آفادی حیثیت بیان کرنے سے پہلے اس کے مصنف امام ترمذی پر بھی مختصر روشنی ڈالی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ۲۰۵ ھ مطابق ۸۲۰ء خراسان کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے۔اس زمانے میں علم حدیث شہرت کے درجے کو پہنچ چکا تھا۔ بالخصوص خراسان کو تو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔امام المحدثین حضرت محمد بن اسمٰعیل البخاری کی مسند علم بچھ چکی تھی۔امام ترمذی نے اپنے زمانے کے ہر خرمن حدیث سے استفادہ کیا اس لیے ان کے اساتذہ وشیوخ کا احاطہ دشوار ہے۔آپ نے سماع حدیث کیلئے مختلف شہروں کا سفر کیا۔حافظ ابن حجر اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں

طاف البلاد سمع خلقا من الخرا سان العراقین والحجاز۔(انہوں نے متعدد شہروں کا سفر کیا اور خراسان ،عراق اور حجاز کے ارباب کمال سے سماع کیا)۔حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحافظ میں آپ کے بعض اساتذہ کے نام لکھے ہیں۔مشہور اساتذہ یہ ہیں۔امام محمد بن اسمٰعیل بخاری،امام مسلم بن حجاج ،امام محمد بن بشار،امام عبداللہ عبدالرحمٰن دارمی،امام قتیبہ بن سعید وغیرھم یہ تمام شیوخ اپنے عہد کے جلیل القدر محدث تھے۔

اللہ تعالیٰ جب کسی سے کوئی بڑا کام لینا چاہتا ہے تو اس کے اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے ایک طرف آپ کو جلیل القدر محدثین سے استفادہ کا موقع ملا۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کو حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا۔علمائے اسلام اور ارباب تذکرہ نے ان کے قوت حافظہ کے حیرت انگیز واقعات اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔

امام ترمذی علوم اسلامیہ کے متجر عالم تھے۔تفسیر،حدیث اور فقہ میں ان کو کمال حاصل تھا۔محدثین کرام نے ان کے جامع الکمالات ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ان کے علم وفضل اور تجربہ علمی پر تمام مورخین اور محدثین کا اتفاق ہے۔

امام ترمذی میں جس درجہ کا علم تھا۔اس درجہ کا عمل اور زہد تقویٰ بھی تھا۔زہد وورع میں امام بخاری کے جانشین تھے۔

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں۔

مات البخاری و لم یخلف بخراسان مثل ابی عیسی فی العلم و الحفظ و الورع و الذھد (امام بخاری فوت ہوئے تو اپنے پیچھے علم ،حفظ ،ورع اور زہد میں ابوعیسیٰ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے)

امام ترمذی پر خشیت الٰہی کا بہت زیادہ غلبہ تھا۔حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ”بستان المحدثین“ میں لکھتے ہیں۔

زہد وتقویٰ اس درجہ حاصل تھا کہ اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور خوف الٰہی سے بکثرت گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔یہاں تک کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔امام ترمذی مسلک کے اعتبار سے ائمہ اربعہ میں کسی کے مقلد نہ تھے۔بلکہ خود مجتہد تھے۔ان کا شمار امام بخاری کے خاص تلامذہ میں ہوتا تھا۔اس لیے ان پر بھی اپنے استاد کی طرح مجتہدانہ رنگ غالب تھا۔

جامع ترمذی

امام ترمذی کی مشہور تصنیف جامع ترمذی ہے اور صحاح ستہ میں شامل ہے۔بلکہ صحاح ستہ کا رکن عظیم ہے۔جامعہ اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں آٹھ قسم کے مضامین بیان کئے جائیں۔اور وہ آٹھ قسم کے مضامین یہ ہیں۔

ا۔سیرت	۲۔آداب
۳۔تفسیر	۴۔عقائد
5۔فتن	۶۔احکام
۷۔اشراط	۸۔مناقب

جامع ترمذی کی ترتیب فقہی انداز و اسلوب کی حامل ہے۔اس میں صحیح وحسن احادیث کے علاوہ بعض ضعیف احادیث بھی درج ہیں لیکن ان کی حیثیت محض شواہد ومتابعات کی ہے۔کیونکہ امام ترمذی نے خود ان کی نشاندہی کی ہے۔جامع ترمذی میں صحابہ کرام اور مختلف بلاد اسلامی کے علماء کی آرا ومسلک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

صحاح ستہ کے مولفین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنی کتابوں کا انتخاب کیا ہے۔حضرت امام بخاری کے پیش نظر طرق استنباط و استخراج مسائل تھا۔جو ان کے تراجم ابواب سے ظاہر ہے۔اہل درس کا مشہور مقولہ ہے کہ ”بخاری کی ساری کمائی ان کے تراجم میں ہے۔اسی طرح امام مسلم نے اپنی کتاب میں صحیح احادیث کو مختلف اسانید سے یکجا بیان کر دیا ہے۔امام ابوداؤد نے ائمہ کرام کے متدلات کو موضوع قرار دیا۔امام ترمذی کا مقصد بیان مذاہب ہے۔اور امام نسائی کی غرض علل حدیث پر تنبیہ کرنا ہے۔امام ابن ماجہ نے غیر معروف روایات کو بیان کرنا اپنے پیش نظر رکھا۔

شمائل ترمذی

شمائل ترمذی امام ترمذی کی بڑی عمدہ اور نفیس کتاب ہے۔جس طرح آنحضرت ﷺ کے ارشادات گرامی مسلمانوں کیلئے واجب العمل ہیں۔اسی طرح آپ ﷺ کے اخلاق مبارکہ ،اعمال،طور طریقے امور آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو اسوہ حسنہ کی حیثیت رکھتا ہے۔اس کے حالات جستہ جستہ حدیث کی کتابوں میں ملتے ہیں لیکن امام ترمذی سے پہلے خاص اس موضوع پر کوئی مستقل

کتاب نہ تھی ۔ یہ سب سے پہلے امام ترمذی کے حصہ میں آئی، اور آنحضرت ﷺ کے حلیہ مبارک لباس، ساز و سامان، عادات و خصائل، رفتار و گفتار نشست و برخاست، اخلاق اور معمولات سے متعلق جتنی روایات امام ترمذی کو ملیں انہوں نے ان کو شمائل میں جمع کر دیا ہے۔ گو یہ کتاب مختصر ہے لیکن ایسی جامع ہے کہ اس میں اخلاق نبوی کا پورا مرقع نظر آ جاتا ہے۔ شمائل ترمذی کو جامع ترمذی کی طرح اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ علماء نے اس کے کئی حواشی اور شرحیں لکھیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد یحیی گوندلوی کی ذات علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔ آپ کا شمار جماعت اہل حدیث کے ان علمائے کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے تھوڑی مدت میں اپنے علمی تجربات کی وجہ سے اپنا ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ پر ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ عربی ادب کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا ان کو خاص ملکہ حاصل ہے۔

شمائل ترمذی کا ترجمہ اور شرح مولانا گوندلوی کا عظیم کارنامہ ہے۔ اور اہل علم کیلئے ایک نادر تحفہ ہے۔ جس میں انہوں نے سلیس اور شگفتہ ترجمہ کے ساتھ ہر حدیث کی تخریج صحت و سقم میں فنی حیثیت اور حسب ذوق فوائد ارقام فرمائیں ہیں ۔ آخر میں احادیث کی حروف تہجی کے اعتبار سے فوائد اور مصادر کی تفصیلی فہارس بھی تحریر کر دی ہیں جن سے کتاب سے افادہ میں بہت ساری آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی محنت کو قبول فرمائے۔ اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین ثم آمین)

اظہار تعزیت

چوہدری محمد اقبال انسپکٹر پنجاب پولیس اور ماسٹر محمد طاہر اعجاز صاحب نائب خطیب جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث 90 چک تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے بڑے بھائی چوہدری اللہ رکھا ندیم صاحب مورخہ 16 اگست بروز پیر کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم انتہائی خلیق اور ملنسار شخصیت تھی، دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ لاہور اے۔ جی آفس میں ملازمت کے باوجود افسرانہ ٹھاٹھ باٹھ اور تکبر و غرور سے کوسوں دور رہے۔ دوسرے دن 17 اگست کو ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں 90 چک کی وسیع گراؤنڈ میں مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے پڑھائی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں کے ایک جم غفیر نے شرکت کی، بعد ازاں مرحوم کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ادارہ ترجمان الحدیث، شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی، پرنسپل جامعہ محمد یاسین ظفر چوہدری، مولانا محمد یونس بٹ، مفتی عبدالحنان زاہد و دیگر اساتذہ، طلباء و انتظامیہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد چوہدری محمد اقبال صاحب، ماسٹر محمد طاہر اعجاز صاحب، چوہدری ضیاء اللہ صاحب و دیگر لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ (ادارہ)

ایوان تقلید میں زلزلہ بپا کر دینے والی کتاب

منظر عام پر آ گئی ہے

احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف

الحمدللہ

مصنف: فاروق الرحمٰن یزدانی (نائب مدیر ترجمان الحدیث، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

صفحات: 440، قیمت -/250 روپے (خوبصورت ٹائٹل، بہترین جلد، عمدہ کاغذ)

ملنے کے پتے: رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد، مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد، مکتبہ قدوسیہ، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور، مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ، جامعہ اسلامیہ سلفیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ، مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ، سلفی کتب اینڈ کیسٹ سنٹر گجر چوک منظور کالونی کراچی، جامع مسجد اہلحدیث جید چک 16 تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ۔ جامع مسجد توحید اہلحدیث میر پور شاہکوٹ

رابطہ: دفتر ترجمان الحدیث، جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ فون نمبر: 780374 -041-780274